DARYAFT: ISSN 2616-6038 (E), ISSN (P): 1814-2885
Volume 14, Issue 02, (Dec 2022): DOI # https://doi.org/10.52015/daryaft.v14i2.279

راج محمد

پی ایچ ڈی اسکالر، شعبہ اردو، قرطبہ یونی ورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، پشاور۔

ڈاکٹر تحسین بی بی

ایسوسی ایٹ پروفیسر، شعبہ اردو، قرطبہ یونی ورسٹی آف سائنس اینڈ ٹیکنالوجی، پشاور۔

پشاور ٹیلی وژن کے ڈرامے کے ارتقا میں یونس قیاسی کا کردار

Raj Muhammad
PhD Scholar, Department of Urdu, Qurtuba University of Science and Technology, Peshawar.
Dr.Tahseen Bibi
Associate Professor, Department of Urdu, Qurtuba University of Science and Technology, Peshawar.

Role of Younas Qayasi in Evolution of Drama on Peshawar Television

ABSTRACT

Drama is a literary genre of fiction .It has dated back as the human history itself. It passed through various cultural boundaries. In Hindustan, various dramatists exhibited their skills and potential in it. When partition of Pakistan took place, the dramatists of KPK, especially showed great contributions. One of among them, Younas Qayasi is well known dramatist, who presented and staged not only Urdu but Pashto and Hindko dramas too. He earned great fame and name at national and International level.

Keywords: *Indian, khyberpukhtunkhwa, independent, observation power, Younas Qiasi, feudalism, television.*

افسانوی ادب کی ایک اہم صنف "ڈراما" کا آغاز نسلِ انسانی کی تاریخ کے ساتھ ہی سے ہوا ہے۔ جو مختلف روپ میں نسل در نسل منتقل ہوتا گیا۔ پہلے پہل لوگ اپنے ارد گرد ہونے والے معاملات کا جائزہ و مشاہدہ کرکے ان سے کسی نہ کسی طور ابلاغ قائم کرتے۔ ڈراما اظہار و ابلاغ کی مؤثر ترین صورت ہے جس میں مختلف حرکات و سکنات، نقالی

Received: 09th Aug, 2022 | Accepted: 05th Dec, 2022 | Available Online: 30th Dec, 2022
DARYAFT, Department of Urdu Language & Literature, NUML, Islamabad.
This work *is licensed under a* **Creative Commons Attribution-NonCommercial 4.0 International License (CC BY-NC 4.0)**

اور بات چیت کے سہارے اپنی بات کو دوسروں تک پہنچایا جاتا ہے۔ڈرامے کی تاریخ بہت پرانی ہے۔ مصر اور چین کے ساتھ ساتھ مشرق میں ہندوستان اور مغرب میں یونان کو اس کی جنم بھومی تصور کیا جاتا ہے۔ڈرامے کی تاریخ کے متعلق ابراہیم یوسف لکھتے ہیں:

> ڈراما تاریخ کے ہر دور میں کسی نہ کسی شکل میں موجود رہا ہے اور جب تک انسان میں نقالی کا جذبہ موجود ہے ڈراما یا ناٹک بھی موجود رہے گا۔ (۱)

ہندوستان میں اردو ڈرما اس وقت سامنے آیا جب افرا تفری اور طوائف الملوکی کا دور تھا۔اس وقت ہندوستانی معاشرہ انحطاط پذیری کا شکار تھا۔ یہی انحطاط پذیری و کشمکش اردو ڈرامے کی بنیاد بنا اور بہت جلد ڈراما اس معاشرت و سماج کا حصہ بنا۔بقول ڈاکٹر محمد اسلم قریشی:

> اردو ڈراما یہاں کی معاشرت اور سماج کی مٹی سے پھوٹا ہے۔اس نے وہی روپ دھارا جو حالات کا تقاضا تھا۔وہی پیکر اختیار کیا جو عوامی رجحانات نے اس کے لیے تراشا تھا۔ (۲)

اردو ڈرامے کے سفر کا آغاز واجد علی شاہ کے ڈراما "رادھا کنہیا" اور امانت لکھنوی کے ڈراما "اندر سبھا" سے ہوا جو مختلف فنی و فکری مراحل طے کرتا ہوا بیسویں صدی کے دورِ جدید میں داخل ہوا۔اردو ڈرامے کا جدید دور امتیاز علی تاج سے شروع ہوتا ہے۔ اردو ڈراما نگاروں نے اپنے تمام افکار و خیالات کو اپنے ڈراموں کے ذریعے عوام تک پہنچا کر فنِ ڈراما نگاری کو مقبولیت و شہرت سے ہمکنار کیا۔اردو ڈرامے کی ترقی کے حوالے سے ڈاکٹر اشرف کمال لکھتے ہیں:

> اردو ڈرامے نے شروع سے آج تک بہت ترقی کی ہے اور اس میں جدید ذریعہ ابلاغ کا بھی ہاتھ ہے جس نے اردو ڈرامے کی مقبولیت کو چار چاند لگا دیے ہیں۔ (۳)

اردو ڈرامے کی ترویج و ترقی میں ہندوستان کے تمام خطوں و علاقوں نے اپنا کردار ادا کیا ہے اور اس صنف میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوا کر اس کو پروان چڑھایا۔اسی طرح سے خیبر پختونخوا کے طبقہ علم و دانش نے دیگر شعبہ حیات کی طرح ارددو ادب کی ترقی و ترویج میں اپنا بھرپور حصہ ڈالتے ہوئے اردو ادب کی ہر صنف میں طبع آزمائی کی۔ جن میں اردو ڈراما بھی قابل ذکر ہے۔

ڈراما ہندوستان کے دوسرے علاقوں کی نسبت خیبر پختونخوا کی تہذیب و تمدن اور یہاں کے معاشرے کی عدم دل چسپی کے سبب کافی دیر سے پہنچا۔اس کے ساتھ یہ بات بھی سب پر روزِ روشن کی طرح عیاں ہے کہ ہندوستان کی دوسری اقوام کی نسبت پشتون قوم مذہب پرستی کی طرف زیادہ مائل تھی۔ پھر یہاں کے ادبا نے ابتدائی ڈراما کو

سنبھالا نہیں دیا۔ جس کی وجہ سے خیبر پختونخوا میں تھیٹر ڈراما زیادہ دیر تک پنپ نہ سکا۔

مشترکہ ہندوستان میں ۱۹۳۵ء کو ریڈیو اور خود مختار پاکستان میں ۱۹۶۴ء کو ٹیلی وژن کی آمد کے ساتھ نامور ادیبوں اور ڈراما نگاروں نے ڈرامے لکھنا شروع کیے۔ چند ڈراما نگار خیبر پختونخوا کی معاشرت کی ترجمانی کرتے ہوئے ایسے مقام تک پہنچ گئے جنھوں نے پاکستان اور باہر ممالک میں اپنی پہچان بنائی۔ ڈراما نگاری کے میدان میں ان کو ہمیشہ قدر کی نگاہ سے دیکھا گیا۔ ان میں خاطر غزنوی، ڈاکٹر ڈینس آئزک، فضل حسین صمیمؔ، بشارت احمد، مشتاق شباب، نذیر بھٹی اور یونس قیاسی وغیرہ کے نام اہم ہیں۔

یونس قیاسی (۱۹۴۲ء – ۲۰۱۸ء) اپنی منفرد پہچان کی بدولت خیبر پختونخوا میں ڈرامے کے سرخیل ہیں۔ ان کو بیک وقت اردو، پشتو اور ہندکو کا کامیاب ڈراما نگار کہا جاتا ہے۔ یونس قیاسی ادب کی دنیا میں ایک کامیاب صحافی، ڈراما نگار، فلم نگار، کالم نگار، افسانہ نگار اور شاعر کے طور پر متعارف ہوئے ہیں۔ صوبہ خیبر پختونخوا میں ٹیلی وژن کے طبع زاد اردو ڈراما کی ترقی وارتقا میں یونس قیاسیؔ نے اہم کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے اردو ڈرامے کے ساتھ ساتھ پشتو اور ہندکو زبان میں بھی کئی ڈرامے لکھے جن کو کافی شہرت ملی۔ بقول حبیب الرحمان:

> اردو، پشتو، ہندکو ڈراما نگاری کی دنیا کے معروف نام یونس قیاسیؔ نے ان تمام زبانوں اور تمام اصناف میں اس قدر کام کیا ہے اور اتنا دقیق کام کیا ہے کہ یہ فیصلہ کرنا آسان نہیں کہ وہ کس زبان کے بڑے ڈراما نگار ہیں۔ (۴)

یونس قیاسی کا اصل نام محمد یونس ہے۔ آپ نے سمندر خان سمندرؔ کی رائے پر عمل کر کے نثر نگاری شروع کی۔ افسانوں کے بعد جلد ہی آپ نے ڈرامانویسی کا آغاز ریڈیو کے لیے لکھے گئے ۱۵ منٹ کے پشتو ڈرامے "سپیرہ" سے کیا۔ اس کے بعد سٹیج اور ریڈیو کے لیے متعدد اردو ڈرامے تخلیق کیے۔ ۱۹۷۴ء میں پشاور میں ٹیلی وژن مرکز کے قیام کے بعد قیاسیؔ نے ٹی وی کے لیے متنوع موضوعات پر مبنی کئی مشہور اردو ڈرامے تحریر کیے۔

یونس قیاسی کے ڈراموں کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ ان کے ڈرامے ہمارے معاشرے کی بہترین عکاسی کرتے ہیں۔ ان ڈراموں میں ہمیں کوئی مصنوعی پن نظر نہیں آتا۔ موصوف نے کسی ایسے موضوع کا انتخاب نہیں کیا جس کا تعلق ہمارے معاشرے سے نہ ہو۔ ان کے ڈراموں کو دیکھنے سے ہمیں بخوبی اندازہ ہوتا ہے کہ نہ صرف قیاسی کی قوتِ مشاہدہ غیر معمولی نوعیت کی ہے بلکہ وہ اس قوتِ مشاہدہ کو تجرباتِ زندگی کی چھلنی سے کشید کر کے اپنے فن سے اسے جلا بخشتے ہیں۔

یونس قیاسی نے ہمیشہ عام موضوعات کو اپنے ڈراموں کا حصہ بنایا ہے۔ اس ضمن میں ان کے ڈرامے

"فاصلوں کے درمیاں" میں پیش ہونے والا ایک منظر مکالمے سمیت ملاحظہ ہو۔ایسے واقعات منطقی اور حقیقی ہیں جو ہمارے ساتھ عموماً پیش آتے رہتے ہیں۔مثلاً:

(کار پارکنگ میں بیرسٹر کاشف اپنی گاڑی کے پاس آکر کار کا دروازہ کھولتا ہے تو ساتھ والی گاڑی سے کمال الدین کہتا ہے)

کمال الدین: "میں آپ ہی کا انتظار کر رہا تھا بیرسٹر صاحب!" کاشف: "فرمائیے کیا بات ہے؟" کمال الدین: " آپ نے میرے پاپا کی طرف سے دیے جانے والے قانونی نوٹس کے جواب میں مقدمہ تو دائر کر دیا ہے لیکن ایک بات یاد رکھیں اور وہ یہ کہ ہمارے آباؤ اجداد کی اتنی قیمتی اراضی آپ اس قدر آسانی سے ہڑپ نہیں کر سکیں گے۔" کاشف:"یہ بات تو آپ کو اپنے پاپا کو سمجھانی چاہیے تھی ہمیں نوٹس دینے سے پہلے" کمال الدین: "لیکن فی الحال تو میں آپ کو سمجھانے آیا ہوں کہ ہمارے ساتھ اس قدر ہٹ دھرمی سے پیش نہ ہی آئیں تاکہ آپ کو بعد میں پشیمان نہ ہونا پڑے۔" کاشف: "میں ہٹ دھرمی نہیں کر رہا کمال الدین بلکہ آپ لوگوں کی طرف سے دیے جانے والے قانونی نوٹس کا دفاع کر رہا ہوں جو میرا ایگل رائٹ ہے۔" کمال الدین: "تو پھر ٹھیک ہے، ہم اپنی قانونی جنگ جاری رکھیں گے اور آپ اپنا دفاع کرتے رہیں بیرسٹر کاشف عبدالرحمان!" کاشف: "زیادہ گرمی دکھانے کی ضرورت نہیں ہے مسٹر!"(۵)

یونس قیاسی کے ڈرامے فکری و موضوعاتی حوالے سے ہمارے معاشرے اور روایات کی پاسداری کرتے نظر آتے ہیں۔ آپ کے ڈراموں میں پختون معاشرہ، فطرتِ انسانی، عورتوں کے حقوق، قبائل کے رسوم و روایات، آزادی، پولیس کی کارکردگی، عورت کا زندگی میں اہم مقام و کردار، جاگیردارانہ نظام کے خلاف بغاوت، مشترکہ خاندانی زندگی، غربت، انتقام، مختلف معاشرتی رویے، دولت کے نشے میں مگن معاشرہ، محبت جیسے پاک جذبے کی قدر اور انسانی نفسیات کی خوب صورت عکاسی ملتی ہے۔انھی خوبیوں کی وجہ سے ڈاکٹر ظہور احمد اعوان نے یونس قیاسی کو اس صوبے کا "ورسٹائل ڈراما نگار" کہا ہے:

یونس قیاسی میرے نہایت قریبی ساتھی ہیں۔اس کے ڈراموں پر اکثر ہماری بحثیں ہوتی ہیں۔وہ ایک خاص موضوع کے رائٹر نہیں۔اسے جو بھی موضوع مل جائے، چند ہی روز میں وہ ایک اعلیٰ سکرپٹ تیار کر لے گا۔کیونکہ وہ ایک ورسٹائل ڈراما نگار ہے۔

پلاٹ کے بغیر کسی ڈرامے کا تصور کرنا ممکن نہیں۔ عشرت رحمانی ڈرامے کے پلاٹ کے حوالے سے لکھتے ہیں:

پلاٹ کے انتخاب میں ڈرامہ نگار کا پہلا فرض یہ ہے کہ وہ زندگی کے کسی پہلو کو سامنے رکھ کر جس واقعہ کو واقعہ کو بھی منتخب کرے اس کے جذبات پر پوری نظر رکھتا ہو اوراس کے حسن و قبیح کا غائر مطالعہ ہو تا کہ فطرت انسانی کی کامل نقاشی کر سکے۔ (۷)

یونس قیاسی کے ڈراموں کو سادہ، مربوط اور مسلسل پلاٹ کی وجہ سے کافی مقبولیت حاصل ہے۔ ان کے ڈراموں کے پلاٹ میں ایک روانی، تسلسل، تجسس اور تذبذب کی کیفیت پائی جاتی ہے۔ان کے ڈرامے اسی حوالے سے ڈرامائی تکنیک کی پاسداری کرتے ہوئے مسلسل عروج اور انجام کی جانب بڑھتے چلے جاتے ہیں۔ ہمیں ان میں کہیں کوئی خلا نظر نہیں آتا۔ قیاسی کے ڈراموں کا انجام غیر متوقع نہیں بلکہ منطقی ہوتا ہے۔پختہ فکر ہونے کی وجہ سے آپ کے ڈراموں کا پلاٹ بھی انتہائی پختہ ،مضبوط و شاندار ہوتا ہے۔ فرحت اللہ قریشی موصوف کے ڈراموں کے پلاٹ پر تبصرہ کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ:

یونس قیاسی کے ڈراموں کا پلاٹ ان کی ذہنی پختگی کی طرح پختہ اور مضبوط ہوتا ہے۔ (۸)

یونس قیاسی نے ڈراموں میں کردار نگاری کے حوالے سے مثبت ذہنیت کا استعمال کیاہے۔چونکہ آپ خود مثبت ذہنیت کے حامل ہیں،اس لیے آپ کے کردار بھی مثبت ہیں۔ اگر پلاٹ کی ضرورت کے مطابق آپ کے چند کردار منفی بھی ہوں تو وہ بھی آخر میں مثبت عمل کی طرف آئیں گے یا آخر میں ان منفی کرداروں کو شکست ہو گی۔ مختصراً قیاسی اپنے فن کے ذریعے مثبت جذبے کی تبلیغ کرتے ہیں۔ان کی ہمیشہ سے یہی خواہش رہی ہے کہ دنیا مثبت عمل اختیار کرے اور لوگ آپس میں نفرتوں کی بجائے محبت بانٹیں اور معاشرے میں امن کا علَم بلند ہو۔

یونس قیاسی کی مضبوط کردار نگاری کے باعث ان کے ڈراموں کے اکثر کردار اتنے مشہور ہوئے کہ لوگ ان کو اصل ناموں کی بجائے قیاسی کے دیے ہوئے ناموں سے پہچانتے ہیں۔اس سلسلے میں دو اہم کرداروں کے نام "نورینہ" اور "فرازے" کے ہیں۔ نورینہ کا کردار ڈراما "نورینہ" اور فرازے کا کردار ڈراما "انگار" میں شامل ہے۔ اس مد میں پروڈیوسر طارق سعید کا کہنا ہے:

قیاسی کی ڈراما نگاری میں کردار نگاری اہم حصّہ ہے۔ آپ نے بعض کرداروں کو ان کے اصل ناموں سے بھی زیادہ شہرت دلوائی مثلاً ڈراما "انگار" کے طارق جمال کو لوگ اب بھی فرازے کے نام سے پہچانتے ہیں۔ (۹)

یونس قیاسی کی ڈراما نگاری کی ایک اور اہم خصوصیّت مکالمہ نگاری ہے۔ آپ مکالمہ نگاری کے فن سے پوری طرح واقف ہیں۔ مختصر اور جامع مکالمے لکھنا آپ کا خاصہ ہے۔ آپ کے ڈراموں میں مکالمے کرداروں کے ساتھ مطابقت رکھتے ہیں۔ یعنی اگر کوئی کردار ڈاکٹر ہے تو اُس کی زبان و مکالمے ڈاکٹروں والے ہیں، کوئی پولیس والا ہے تو اُس کی زبان بھی پولیس والوں جیسی ہے۔ اسی طرح اگر کوئی کردار نوکر یا ڈرائیور ہے تو اُن کی زبان و طرزِ ادا بالکل اُن کے مزاج اور کردار کے مطابق ہے۔ یونس قیاسی مکالمہ نگاری میں ہدایت کار کی آسانی کے لیے مختلف اشاروں، واضح نشانات کی نشاندہی بھی کرتے ہیں۔ ان کی مکالمہ نگاری کے حوالے سے سعد اللہ جان برقؔ کہتے ہیں کہ:

> یونس قیاسی فن ڈراما نگاری سے واقف ڈراما نگار ہے۔ ڈرامے کی تکنیک کا ہر حوالے سے خیال رکھتے ہیں اور فن مکالمہ نگاری میں تو اُن کا کوئی ثانی نہیں۔ (۱۰)

ڈرامے کے فن میں منظر نگاری کی ضرورت و اہمیت سے کسی کو بھی انکار نہیں۔ ٹیلی وژن ڈراموں کے لیے ماہرین نے منظر کشی کے حوالے سے اصول متعین کیے ہیں۔ جس کی پیروی کرتے ہوئے ڈراما نگار سادہ اور موثر طریقے سے فن منظر نگاری کا اظہار کر سکتا ہے۔ صنفِ ڈراما پر تحقیق کے حوالے سے ایک بڑی شخصیت، عشرت رحمانی ڈراما نگاری میں مناظر کی پیش کش کے متعلق لکھتے ہیں کہ:

> اسٹوڈیو کی حدود کے پیش نظر مناظر کی ترتیب میں سادگی لازم ہے۔ جگہ اور وقت کی قلت بھاری سیٹ کی آراستگی اور بار بار منظر کی تبدیلی کی متحمل نہیں ہو سکتی اس لیے دو تین سے زیادہ سیٹ (مناظر) مناسب نہیں۔ بیرونی مناظر جن سے واقعات کی دل چسپی اور اثر میں کوئی خاص اضافہ ہوتا ہو، دو ایک دکھائے جا سکتے ہیں لیکن ان کی مدت ڈرامے کے دوران کے تناسب سے مجموعی ۵۔۱۰ فیصد سے زیادہ نہ ہونی چاہیئے۔ (۱۱)

ڈراما کرداروں کی نقل و حرکت پر مبنی ہوتا ہے اس لیے ان کی حرکات و سکنات اور مکالمات کا مخصوص منظر میں پیش کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اورالفاظ کی مدد سے کسی منظر کا پیش کرنا ماہر فن کا کام ہے اور یونس قیاسی اس فن سے بخوبی واقف ہیں۔ وہ اپنے ڈراموں میں منظر کشی اتنی خوب صورت کرتے ہیں کہ سکرپٹ پڑھنے والا منظر کو بالکل اپنے سامنے دیکھتا ہوا محسوس کرتا ہے۔ اسی طرح وہ ڈائریکٹر کی سہولت کے لیے کسی منظر کو پیش کرتے ہوئے کرداروں کی حرکت و عمل کی تفصیل سمیت کیمرے کی نقل و حرکت کے بارے میں تفصیل لکھ کر ہدایت کار اور کیمرہ مین کے لیے آسانیاں پیدا کرتے ہیں۔ معروف ڈائریکٹر و پروڈیوسر اور یونس قیاسی کے ساتھ مختلف پراجیکٹس میں کام کرنے والے عزیز اعجاز موصوف کے ڈراموں میں منظر کشی کے بارے میں اپنے تاثرات کا اظہار کچھ یوں کرتے ہیں:

یونس قیاسی کے ساتھ جن ہدایت کاروں اور پیش کاروں نے بھی کام کیا ہے، وہ مجھ سے اتفاق کریں گے کہ قیاسیؔ جیسے مایہ نازاور فنِ ڈراما نگاری سے بھرپور واقفیت رکھنے والی شخصیت کی تخلیق کردہ منظر کشی کو سکرین پر پیش کرنے کے لیے ہمیں کسی قسم کی پریشانی کا سامنا نہیں کرنا پڑتا۔ (۱۲)

یونس قیاسی کے ڈرامے "گمنام راستے" کا ایک منظر جس میں مصنف سادہ الفاظ میں قاری کے سامنے تمام تفصیلات پیش کرکے کیمرہ کے لیے بھی ہدایات درج کرتے ہیں، ملاحظہ ہو:

ہسپتال کے آپریشن تھیٹر کا بیرونی منظر جہاں شمالہ بت بنی کھڑی ہے، صفیہ ساتھ ہے۔ کیمرہ پین کرکے دکھاتے ہیں، دفتر کے کچھ لوگ بھی پریشان کھڑے ہیں۔ ڈاکٹر باہر آتا ہے۔ صفیہ آگے بڑھ کر پوچھتی ہے۔ صفیہ: "ڈاکٹر صاحب"! ڈاکٹر: صرف ہاتھ کے اشارے سے صفیہ کو صبر کرنے کے لیے کہتا ہے اور آؤٹ ہو جاتا ہے۔ (صفیہ شمالہ کی طرف دیکھتی ہے، پھر اس کے قریب جاکر اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر تسلی دیتی ہے۔ وہی ڈاکٹر واپس آتا ہے اور ایک اور ڈاکٹر کو ساتھ لے کر اندر جاتا ہے، صفیہ اور شمالہ انہیں دیکھتی رہ جاتی ہیں۔ پھر کیمرہ پین کرکے دفتر کے ملازمین میں سے ایک ایک کو غم زدہ کھڑا دکھاتے ہیں۔ آپریشن تھیٹر کا دروازہ پھر کھلتا ہے۔ وہی ڈاکٹر باہر آتا ہے، شمالہ اس کے قریب آکر پوچھتی ہے) (۱۳)

یونس قیاسی مہذبانہ لب ولہجہ، منفرد اسلوب، انوکھے، بہترین اور دل چسپ موضوعات رکھنے کی وجہ سے خیبر پختونخوا میں منفرد مقام رکھتے ہیں۔ جیسا کہ انہوں نے سٹیج، ریڈیو اور ٹیلی وژن کے لیے اُردو، پشتو اور ہندکو کے متعدد ڈرامے لکھے ہیں مگر قیاسی کے اُردو ڈراموں نے قومی و بین الاقوامی سطح پر مقبولیت و شہرت حاصل کی اور قارئین و ناظرین ایک عرصے تک ان ڈراموں سے محظوظ ہوتے رہے۔ یونس قیاسی کے مقبول و معروف ڈراموں میں ۱۔ زرد پتے، ۲۔ بدصورت چاند، ۳۔ مٹی کا قرض، ۴۔ سایہ، ۵۔ کونج، ۶۔ واپسی، ۷۔ نورینہ، ۸۔ انیتا، ۹۔ ہم سفر، ۱۰۔ آدھے راستے، ۱۱۔ لاوا، ۱۲۔ دیوار، ۱۳۔ کفارا، ۱۴۔ دیکھ تماشا دیکھ، ۱۵۔ رہائی، ۱۶۔ دیمک، ۱۷ چنار، ۱۸۔ کھجور میں اٹکا، ۱۹۔ فاصلوں کے درمیاں وغیرہ شامل ہیں۔ ان ڈراموں میں سے چند مشہور ڈراموں میں یونس قیاسی کا ڈرامائی فن اعلیٰ مقام پر محسوس ہوتا ہے۔

پشاور ٹیلی وژن مرکز سے نیشنل سرکٹ پر پورے پاکستان سے ٹیلی کاسٹ ہونے والا یونس قیاسی کا پہلا طبع

زاد سیریل "کونج" ہے۔ جس کو پہلے ہندکو میں پیش کیا گیا تھا۔ ہندکو میں اس ڈرامے کی مقبولیت دیکھ کر پشاور ٹی وی کے جنرل منیجر کنور آفتاب کی خواہش پر اسے اگلے سال قیاسی ہی کے قلم سے اُردو میں پیش کیا گیا۔ جسے پورے ملک میں پسندیدگی کی سند عطا کی گئی۔ اسی طرح یونس قیاسی کا "نورینہ" رضیہ بٹ کے مشہور ناول "نورینہ" سے ماخوذ ہے۔ رضیہ بٹ کی فرمائش پر قیاسی نے ان کے ناول کو ڈرامائی تشکیل دی۔ یہ ڈراما پی ٹی وی پشاور مرکز سے نیشنل سرکٹ پر ٹیلی کاسٹ ہوا۔ اس ڈرامے کی مقبولیت کا اندازہ اس بات سے بھی لگایا جا سکتا ہے کہ ناظرین سمیت ناقدین بھی اس ڈرامے سے متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے۔ خود رضیہ بٹ قیاسی کی ڈرامائی تشکیل سے کافی متاثر ہوئیں۔ پی ٹی وی ایوارڈز انتظامیہ نے ڈراما "نورینہ" کی مقبولیت کو سراہتے ہوئے اسے پی ٹی وی ایوارڈ سے بھی نوازا۔

ڈراما "نورینہ" کی مقبولیت دیکھ کر رضیہ بٹ نے اپنے دوسرے شاہکار ناول "انیتا" کی بھی ڈرامائی تشکیل کی خواہش کا اظہار کیا جس کے لیے ایک دفعہ پھر یونس قیاسی سے رابطہ کرنا پڑا۔ انہوں نے اس ناول کو بھی ڈرامے کا لبادہ پہنا کر ٹیلی وژن کی دنیا میں ہمیشہ کے لیے امر کر دیا۔ یہ ڈراما کوئٹہ ٹیلی وژن سنٹر سے نیشنل سرکٹ پر ٹیلی کاسٹ ہوا۔ جس کی ہر جانب سے پذیرائی ہوئی۔ ان ڈراموں سے خیبر پختونخوا کے ڈراما نگاروں کا نام پاکستان کے دوسرے مراکز میں بھی عزت و احترام سے لیا جانے لگا۔ یونس قیاسی کے مشہور ڈراموں میں سے ایک اہم ڈرامہ "لاوا" بھی ہے۔ اس ڈرامے کو پی ٹی وی کے نیشنل ایوارڈ کے لیے بھی نامزد کیا گیا تھا۔ جس میں پروڈیوسر اور لکھاری دونوں کی نامزدگی ہوئی تھی۔

یونس قیاسی نے ڈراما "ہم سفر" سابق وزیر اعلیٰ خیبر پختونخوا سردار مہتاب عباسی کی فرمائش پر پی ٹی وی کے لیے لکھا۔ اس ڈرامے میں صوبے کے اہم ادارے "خیبر پختونخوا پولیس" کی قربانیوں اور ان کی بے لوث خدمات کو موضوع بنایا گیا ہے۔ اس صوبے میں یہ اپنی نوعیت کا پہلا ڈراما تھا جسے ہر طرف سے پسندیدگی کی سند عطا کی گئی۔ ڈراما "ہم سفر" پاکستان ٹیلی وژن پشاور مرکز سے نیشنل ٹی وی سرکٹ پر ٹیلی کاسٹ ہوا۔ اس ڈرامے پر بھی یونس قیاسی کو دیگر اعزازات سمیت "فرنٹیر ایوارڈ" سے بھی نوازا گیا اسی طرح سے یونس قیاسی کا مشہور رومانوی ڈراما "فاصلوں کے درمیاں" بھی پشاور ٹی وی سے نیشنل سرکٹ پر ٹیلی کاسٹ ہوا۔ اس ڈرامے کے پروڈیوسر عزیز اعجاز تھے۔ اس ڈرامے نے مقبولیت کے ریکارڈ بنائے اور اشتہارات کے مد میں پی ٹی وی پشاور کے لیے اچھا خاصا منافع کمایا۔

مجموعی لحاظ سے یونس قیاسی صوبہ خیبر پختونخوا کے کامیاب ترین ڈراما نگاروں میں سے ہیں۔ جنہوں نے مختلف موضوعات پر کامیابی سے اپنے فن کا مظاہرہ کیا۔ انہوں نے چونکہ فن ڈراما نگاری کو دل سے اپنایا اور اس فن کے حوالے سے ناقدین سے داد وصول کی۔ نامور ڈراما نگار امجد اسلام امجد آن کے ڈرامائی فن کے حوالے سے اپنے زریں

خیالات کا اظہار کرتے ہوئے کہتے ہیں:

جب بھی کبھی پشاور ٹیلی وژن کے ناموراور معیاری لکھاریوں کی فہرست تیار کی جائے گی تو یونس قیاسی کانام اس میں سر فہرست ہو گا۔(۱۴)

مختصر یہ کہ یونس قیاسی کے فن ڈرامامیں موضوعات کے اعتبار سے آفاقیت پائی جاتی ہے۔ان کے ڈراموں میں فنی و تکنیکی اعتبار سے روایت اور جدیدیت کا بہترین امتزاج پایاجاتا ہے۔ان کے ڈراموں میں بے جاتفصیل بندی سے گریز کیا گیا ہے۔انہوں نے مطلب و معانی کو اہمیت دی ہے۔قیاسی اپنے ڈراموں میں ایک طرف ہمیں عصری مسائل سے آگاہ کرتے ہیں تو دوسری طرف ہمیں نئے احساسات وجذبات سے بھی ہمکنار کرتے ہیں۔انہی خصوصیات کی بناپر یونس قیاسی کو صوبہ خیبر پختونخوا کے صفِ اوّل کے ڈرامانگاروں میں شمار کیا جاتا ہے۔

یونس قیاسی کو ڈرامانگاری،کالم نگاری اور شاعری میں ادب کی خدمات سرانجام دیتے ہوئے متعدد اعزازات سے نوازا جاچکا ہے۔ ان کو پی ٹی وی ایوارڈ سمیت مختلف طبقہ فکر نے انعامات و ایوارڈز سے نوازا ہے۔ جن میں سرحد ایوارڈ،فاطمید شیلڈ،پی ٹی وی ایوارڈ،بیسٹ سروس شیلڈ،فرنٹیئر ایوارڈ،خیبر ایکسیلنٹ ایوارڈ،فرنٹیر فاؤنڈیشن شیلڈ،ہزارہ آرٹس کونسل شیلڈ،ایگفا ایوارڈ،حمید نظامی ایوارڈ،اسلامک ری پبلک آف ایران شیلڈ اہم ہیں۔

یونس قیاسی اردو ادب کی خدمت کے لیے پیدا ہوئے تھے۔اس لیے انہوں نے ادب کی ترویج کے لیے اپنی زندگی وقف کر دی تھی۔انہوں نے صحافت،شاعری،افسانہ نگاری،کالم نگاری،ڈرامانگاری اور فلم نگاری میں خوب نام پیدا کیا۔انہوں نے اردو ڈرامے کی ترویج و اشاعت اور اس صنف کو ترقی سے ہمکنار کرنے کے لیے اس فن کو اولیت بخش کر شہرت ونام دیا۔انہوں نے خیبر پختونخوامیں جدید اردو ڈرامے کی ایک نئی روایت رقم کی۔اردو ڈرامے میں اپنے اردگرد کے سماج میں پھیلے مسائل کی عکاسی نہایت باریک بینی سے اپنے ڈراموں میں کی۔انہوں نے نہ صرف فن ڈرامانگاری کو چار چاند لگائے بلکہ اردو ادب کی باقی اصناف میں بھی طبع آزمائی کر کے شہرت دوام حاصل کی۔

حوالہ جات

۱۔ ابراہیم یوسف، فن ڈرامانگاری، کراچی،ماہنامہ نگار، دسمبر ۱۹۶۶ء، ص:۱۰۴

۲۔ محمد اسلم قریشی،ڈاکٹر، برصغیر کا ڈراما(تاریخ افکار اور انتقاد)،لاہور، اردو اکیڈمی مغربی پاکستان،۱۹۸۷ء، ص:۴۲۹

۳۔ محمد اشرف کمال،ڈاکٹر، تاریخ اصناف نظم ونثر، کراچی، سٹی بک پوائنٹ،۲۰۱۷ء، ص:۳۹۱

۴۔ یونس قیاسی،"قیاس آرائیاں"،پشاور،بختیار اینڈ سنز قصّہ خوانی بازار،۲۰۰۹ء، ص:۸

۵۔ یونس قیاسی،"فاصلوں کے درمیاں (اصل سکرپٹ)"، قسط نمبر ۴۱،پی ٹی وی پشاور مرکز،۲۰۰۹ء، ص:۰۴

۶۔انٹرویو،یونس قیاسی،پی ٹی وی سنٹر پشاور،۰۸ مئی ۲۰۰۹ء،بوقت شام ۷ بجے
۷۔ عشرت رحمانی،اردو ڈرامے کی صدی، مشمولہ،،"اردو ڈراما کا ارتقا"،لاہور، شیخ غلام علی اینڈ سنز،۱۹۸۶ء،ص: ۱۴۔۱۵
۸۔یونس قیاسی،"قیاس آرائیاں"،پشاور،بختیار اینڈ سنز قصّہ خوانی بازار، ۲۰۰۹ء،ص:۱۰
۹۔انٹرویو،یونس قیاسی،پی ٹی وی سنٹر پشاور،۰۸ مئی ۲۰۰۹ء،بوقت شام ۷ بجے
۱۰۔یونس قیاسی،"قیاس آرائیاں"، ص:۱۸
۱۱۔ عشرت رحمانی،"اردو ڈراما کا ارتقا"،ص:۷۵۸
۱۲۔انٹرویو،یونس قیاسی، پی ٹی وی سنٹر پشاور،۰۸ مئی ۲۰۰۹ء،بوقت شام ۷ بجے
۱۳۔یونس قیاسی،"گمنام راستے(اصل سکرپٹ)"،قسط نمبر۱،پی ٹی وی پشاور مرکز،۱۹۸۴ء،ص:۲۰
۱۴۔امجد اسلام امجد،فلیپ،"قیاس آرائیاں"از یونس قیاسی،پشاور،بختیار اینڈ سنز قصّہ خوانی بازار،۲۰۰۹ء، ص:۱۱

References in Roman Script:

1. Ibrahim Yousuf, Fan e Darama Nigaari, Mhanama Afkar, Karachi, December 1966, P.104
2. Quraishi, Dr.M Aslam, Bar e Sagheer Ka Darama(Tareekh awr Inteqaad), Urdu Acadmey, Magharbi Pakistan, Lahore, 1987, P.429
3. M.Ashraf, Dr, Tareekh e Asnaaf e Nazm o Nasar, City Book Point, Karachi, 2017, P.391.
4. Younus Qayasi, Qayas Araeiyan, Bakhtiyar and Sons, Qissa Khawni Bazar, Peshawar, 2009, P.8
5. Younus Qayasi, Faslon kay Darmiyan, (Asal Script) Qist No 41, PTV, Peshawar Markaz, 2009, P.4
6. Younus Qayasi (Interveiw), PTV Cenre, Peshawar, 08 May 2009. Waqt 7PM,
7. Ishrat Rehmani, Urdu Daramy ki Sadi, Mashmoola Urdu Daramy ka Irteqa, Sheikh Ghulam Ali and Sons, Lahore, 1986, P.14-15
8. Younus Qayasi, Qayas Araeiyan, P.10
9. Younus Qayasi (Interveiw), PTV Cenre, Peshawar, 08 May 2009. Waqt 7PM,
10. Younus Qayasi, Qayas Araeiyan, P.1۸
11. Ishrat Rehmani, Mashmoola Urdu Daramy ka Irteqa, 1986, P.۷۵۸
12. Younus Qayasi (Interveiw), PTV Cenre, Peshawar, 08 May 2009. Waqt 7PM,
13. Younus Qayasi, Gumnaam Rasty (Asal Script), Qist No 1, PTV , Peshawar Markaz, 1984, P.20
14. Amjad Islam Amjad, Flap, Qayas Araeiyan, Az Younus Qayasi, Bakhtiyar and Sons, Qisa Khawni Bazar,Peshawar, 2009, P.11.